قال علیہ السلام صلوا خلف کل بر و فاجر

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ عجالۃ الحجۃ البالغۃ علی اصحاب المخاصمۃ والمبالغۃ

المسمی بہ

دافع الفساد من بین العباد

مصنفہ

مولوی رحیم بخش صاحب مصنف سلسلہ کتب اسلام رحمۃ اللہ علیہ

سنہ ۱۳۳۲ ہجری

در مطبع رفاہ عام سٹیم واقع لاہور مطبوع شد

وفاسق اور لعین کہا جاتا ہے اور کیوں مساجد سے نکالے جاتے ہیں اور کیوں باہم فساد اور متفرق ہوتے ہیں کیا حنفی مذہب میں اب کوئی نئی شریعت پیدا ہوگئی ہے کیا اہلحدیث نے کوئی نئے مسئلے گھڑ لیے ہیں کیا یہ مسائل مختلف فیہا آمین بالجہر یا ترک آمین بالجہر یا رفعید بن یا ترک رفع یدین یا بسم اللہ بالجہر یا باخفا وغیرہ وغیرہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ اربعہ اور انکے شاگردان وغیرہ میں جاری ومستعمل نہ تھے یا اب ان کا نمونہ حرمین شریفین میں موجود نہیں پھر کیا حضرات مذکور رحمہم اللہ ایک دوسرے کو کافر وفاسق وغیرہ کہتے تھے یا ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے یا مکروہ نظر سے دیکھتے تھے یا ایک دوسرے کے خیرخواہ وہمدرد نہ تھے معاذ اللہ ہرگز کوئی بات نہ تھی اور نہ اب حرمین میں اسکا اثر ہی ہے صرف بعض متعصب ملاں ایک دوسرے پر تسلط اور حکومت جمانے کے لیے عوام الناس کو بہکا کر اپنا مطلب لیتے ہیں اور رہے سہے اسلام کو برباد کرتے ہیں اے سمجھدار مسلمانو ایسے ملاں تمکو کبھی سیدھے راہ پر آنے نہ دینگے تم کو مناسب ہے کہ تم خود اپنے اسلام اور اپنی حالت کو سنبھالو اور اپنے سچے پیغمبر کے ٹھیک طریق کو اختیار کرو اور جس مسلمان میں سنت جماعت کے عقائد اور عمل پائے جائیں اسکے ساتھ اپنے نفس جیسی خیرخواہی کرو اور برادرانہ برتاؤ اور رحم سے پیش آؤ اور ان میں کوئی جھگڑا فساد دیکھو تو اسکو رفع کرو اور ان میں صلح کرادو کیونکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ مومن سب باہم بھائی ہیں ان میں جھگڑا اور لڑائی ہوجاوے تو ان میں صلح اور صفائی کرادو اور اللہ سے ڈرو تو کہ تم رحم کیے جاؤ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ يَاْلَمُ الْمُؤْمِنُ لِاَهْلِ الْاِيْمَانِ كَمَا يَاْلَمُ الْجَسَدُ فِي الرَّاْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَلَا بَاْسَ بِاِسْنَادِهٖ فرمایا آنحضرت سرور کائنات نے مومن کو مومنوں سے ایسی نسبت ہے جیسے جسم کو سر سے مومن کو مومنوں کے ایذا پر ایسا رنج ہے جیسا جسم کو سر سے روایت کیا اس حدیث کو امام احمد بن حنبل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد پس اہل اسلام پر یہ بات کچھ پوشیدہ نہیں کہ خدا تعالےٰ کو وحدہ لاشریک لہ جانتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برحق نبی ماننے اور کتب سماوی اور ملائکہ اور قیامت وغیرہ امور اعتقادیات اہل سنت والجماعت پر ایمان لانے اور اقرار کرنے سے انسان مومن و مسلمان ہوجاتا ہے جیسا کتب عقائد و صول سنت جماعت شرح عقائد و فقہ اکبر وغیرہ میں مصرح ہے اور یہہ بہی سنت جماعت کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ ایسے شخص کو کافر کہنا حرام ہے اور یہہ بہی عقائد میں داخل ہے کہ ہر نیک و فاسق مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے اور جہانتک تجربہ کیا گیا ہے اور دیکھا گیا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عقائد مذکورہ میں تمام مسلمان حنفی اور شافعی و حنبلی و مالکی و اہلحدیث مساوی و متحد خیال ہیں صرف اہلحدیث اور اربعہ مذاہب کے لوگوں میں ائمہ اربعہ کے وجوب تقلید اور عدم وجوب میں اختلاف ہے سو اسمیں بہی اہلحدیث ہی کا اختلاف نہیں بلکہ محققین علماء اربعہ مذاہب سے بہی تقلید کے عدم وجوب کے بہت سے قائل ہیں چنانچہ اسکی کچہ تفصیل یہاں بہی ذکر ہوگی بلکہ اہلحدیث کا جس کسی مسئلہ میں کچہ اختلاف ہے ضرور بالضرور انکے ساتہ ائمہ اربعہ اور انکے اتباع سے بہی شامل ہیں یہہ بات سمجہ میں نہیں آتی کہ حنفی کو اہلحدیث کے ساتہ اور اہلحدیث کو حنفی کے ساتہ کیوں عداوت ہے اور ایک دوسرے کو کیوں کافر و مرتد

فی الامامة والا لاحاجة لقوله بر لانه یجوز الصلوة خلفه مطلقا قطعا (حاشیہ نقایہ)

ہیں اور آنحضرت صلعم کے ارشاد خلف کل بر وفاجر میں اشارہ ہی کہ دونوں شخص امامت میں برابر ہیں ورنہ فاجر کے ذکر کی کیا حاجت تھی کیونکہ نیک کے پیچھے نماز بہر کیف جائز ہے۔

الصلوة خلف کل بر وفاجر من المؤمنین جائزة (فقہ اکبر ملا)

نماز ہر ایک مومن نیک وبد کے پیچھے جائز ہے۔

فمن ترک الجمعة والجماعة خلف الامام الفاجر فهو مبتدع عند اکثر العلماء (شرح فقہ اکبر ملا)

پس جو شخص جمعہ وجماعت امام فاجر کے پیچھے چھوڑ دے وہ اکثر علماء کے نزدیک بدعتی ہے

وفی رسالة الاهتداء فی الاقتداء لملا علی قاری ذهب عامة مشائخنا الی الجواز اذا کان یحتاط فی موضع الخلاف والا فلا والمعنی انه یجوز فی المراعی بلا کراهة وفی غیره معها ثم المواضع المهمة للمراعاة ان یتوضأ من الفصد والحجامة والقئ والرعاف ونحو ذلك لا فیما هو سنة عنده مکروه عندنا کرفع الیدین فی انتقالاته وجهر البسملة واخفائها فهذا وامثاله لا یمکن فیه الخروج عن عهدة الخلاف فکلهم یتبع مذهبه ولا یمنع مشربه وفی حاشیة الاشباه للخیر الرملی الذی یمیل الیه خاطری القول بعدم الکراهة اذا لم یتحقق منه

رسالہ اہتداء فی الاقتداء مصنفہ ملا علی قاری میں ہے عام بزرگ ہمارے اس بات کے قائل ہیں کہ مخالف کے پیچھے نماز جائز ہے بشرطیکہ مسائل اختلافیہ کی رعایت کرے ورنہ نہیں غرض اس سے یہ ہے کہ اگر مسائل اختلافیہ میں رعایت کرتا ہے تو بلا کراہت جائز ہے اور اگر نہیں کرتا تو بالکراہت جائز ہے پھر رعایت کے لائق یہ امور ہیں کہ فصد اور سینگی اور قے اور نکسیر وغیرہ سے وضو کرے نہ اس امر میں کہ جو اس کے نزدیک سنت ہو اور ہمارے نزدیک مکروہ ہے مثل رفع یدین کے رکوع جانے اور اٹھنے کو اور بسم اللہ کو ظاہر اور پوشیدہ پڑھنے کے کیونکہ یہ مسائل اور نظائر ان کے ایسے ہیں کہ ان کے خلاف سے نکلنا تو ممکن نہیں ہے پس ہر

علیہ الرحمۃ نے قوی اسناد سے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَبْغِیْہٖ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسپر ظلم کرے نہ اسکو گالی دے حضرت علی سے کسینے سوال کیا کہ آپ جو معاویہ وغیرہ سے جنگ کرتے ہیں کیا وہ شرک ہیں فرمایا نہیں وہ شرک سے بیزار ہیں پھر سائل نے سوال کیا آیا وہ منافق ہیں فرمایا منافق بھی نہیں منافق تو اللہ کو تھوڑا یاد کرتے ہیں پھر سائل نے سوال کیا پھر وہ کون ہیں قَالَ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَیْنَا فرمایا وہ ہماری مسلمان بھائی ہیں انہوں نے ہمپر زیادتی کی ہے پھر اب سمجھئے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لڑائی کرنے والوں کو بھی کافر منافق فاسق نہ فرمایا نہ انکو اسلام سے خارج کیا نہ مساجد سے اخراج کا حکم دیا نہ انکے پیچھے نماز کے عدم جواز کا فتوی دیا پھر زیادہ افسوس ہے کہ کتب فقہ کو بھی نہیں دیکھتے نہ اسپر عمل کرتے ہیں اور نام کو کتب فقہ پر شیدا ہیں لہذا سہ خیر خواہی اور حق اخوۃ اسلام کو پورا کیا جاتا ہے اور بطور نمونہ کے پتہ دیا جاتا ہے کہ کتب حنفیہ میں ثابت ہے کہ سنت جماعت کی ایک دوسرے کے پیچھے نماز جائز ہے خواہ حنفی ہو خواہ شافعی وغیرہ خواہ اہلحدیث کسی خاص فرقہ کی تخصیص نہیں اگر ہے تو کوئی ثابت کر دکھاوے

عبارات کتب حنفیہ کی جنسے ہر مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا ثابت ہے

یَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَکَانَ عُلَمَاءُ الْاُمَّۃِ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ خَلْفَ الْفَسَقَۃِ وَاَہْلِ الْاَہْوَاءِ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرٍ شرح عقائد ملا ۱ خِلَافًا لِلشِّیْعَۃِ فَاِنَّہُمْ قَدِ اشْتَرَطُوا الْعِصْمَۃَ فِی الْاِمَامَۃِ الصُّغْرٰی کَمَا فِی الْکُبْرٰی وَدَلِیْلُہٗ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ اَشَدُّ بِاَنَّہُمَا سَوَاءٌ	ہر نیک وبد کے پیچھے نماز جائز ہے کیونکہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھو اور اس وجہ سے کہ علماء امت محمدیہ فاسقوں اور بدعتیوں کے پیچھے بلا انکار نماز پڑھتے تھے۔ یہ مسئلہ شیعہ مذہب کے خلاف ہے کیونکہ صیا وہ امامت کبری میں امام کا گناہ سے پاک ہونا شرط ٹہیراتے ہیں ایسا ہی چھوٹی امامت کے واسطے بھی عصمت کو شرط گردانتے

هذه المسائل المذكورة وغيرها لم يفسق احد من السلف انه لا يصلي بعضهم خلف بعض ومن انكر ذلك فهو مبتدع ضال مخالف للكتاب والسنة واجماع سلف الامة وائمتها وقد كان في الصحابة والتابعين ومن بعدهم من يقرأ البسملة ومنهم من لا يقرأها ومنهم من يجهر بها ومنهم من لا يجهر بها (مجموعة رسائل مولوی عبدالحی صفحہ ۲۳۳)

پڑھتے تھے اور گذشتہ امت سے کسی نے نہیں فرمایا کہ مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور جو شخص ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کرتا ہے وہ بدعتی ہے گمراہ ہے قرآن شریف اور حدیث اور اجماع گذشتہ امت محمدیہ اور ائمہ امت کی مخالف ہے اور صحابہ کرام اور تابعین اور انکے تابعین اور انکے پیچھے کے لوگوں سے بعض ایسے تھے کہ بسم اللہ پڑھتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ نہیں پڑھتے تھے۔ اور بعض بآواز پڑھتے تھے۔ اور بعض خفیہ پڑھتے تھے +

ففی الذخيرة رفع اليدين لا يفسد منصوص عليه في باب صلوة العيدين من الجامع ومشى عليه في الخلاصة وهو اولى بالاعتبار انتهى وفي البزازية رفع اليدين في المختار لا يفسد لان مفسدها لم يعرف قربة فيها انتهى وفي السراجية رفع اليدين لا يفسد وهو المختار انتهى وفي مقدمة رفع اليدين في الصلوة لمحمود بن احمد بن مسعود القونوي القول بعدم جواز اقتداء الحنفي بالشافعي ليس بمذهب ابي حنيفة وانما هو

فتاوی ذخیرہ میں لکھا ہے رفع یدین کا کرنا نماز کا مفسد نہیں یہہ مسئلہ جامع کی نماز عیدین میں لکھا گیا ہے اور صاحب خلاصہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے اور اعتبار کے لائق یہی بات ہے اور فتاوی بزازیہ میں بھی ہے کہ مختار یہی ہے کہ رفع یدین کرنا نماز کا مفسد نہیں کیونکہ مفسد نماز میں قربت نہیں اور یہی مختار ہے اور مقدمہ رفع یدین فی الصلوۃ مولفہ محمود بن احمد بن مسعود قونوی میں ہے حنفی کا شافعی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب نہیں صرف یہ نئی بات ہے اسکو بعض متاخرین نے ذکر

مفسد آخر بحث کو مصنف نے ان
لفظوں پر ختم کیا ہے والذی یمیل
الیہ القلب عدم کراهة الاقتداء
بالمخالف ما لم یکن غیر مراعٍ فی
الفرائض لان کثیرا من الصحابة و
التابعین کانوا ائمة مجتهدین و
هم یصلون خلف امام واحد مع
تباین مذاهبهم وانه لو انتظر امام
مذهبه بعید عن الصفوف لم یکن
اعراضا عن الجماعة للعلم بانه
یرید جماعة اکمل من هذه الجماعة
اما کراهة تعدد الجماعة فی مسجد
واحد فقد ذکرنا الکلام علیها
اول الباب فی الله اعلم رد المحتار علی
الدر المختار المشتهر بالشامی ص ۳۷۵

ایک اپنے مذاہب کی پیروی کرے اور اس سے روکا نہ جاوے
اور حاشیہ اشباہ مصنفہ خیر رملی میں ہے اور وہ چیز جو
میرا دل اسکی طرف مائل ہے یہ ہے کہ اگر اس سے نماز کا
کوئی مفسد ثابت نہ ہو اسکے پیچھے بلا کراہت نماز
جائز ہے آخر مصنف فرماتا ہے کہ وہ چیز جسکو دل
قبول کرتا ہے یہ ہے کہ جو شخص فرائض نماز کی رعایت
کرنیوالا ہو اسکے پیچھے بلا کراہت نماز جائز ہے
کیونکہ اکثر صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین باوجود
مختلف مذاہب ہونے کے ایک امام کے پیچھے
نماز پڑھتے تھے اور اگر مقتدی اپنے مذہب
کے امام کی جو صفوں سے دور ہے اس خیال
سے انتظاری کرے کہ اسکے پیچھے نماز سابق
سے اچھی ہوگی تو یہ شخص پہلی جماعت کا منکر نہ
سمجھا جائیگا لیکن ایک مسجد میں کئی جماعتوں
کے مکروہ ہونے میں ہم پہلے باب میں کلام کر
چکے ہیں یعنے پہلے باب میں مصنف نے بحالت وحدہ محلہ کی مسجد میں کئی جماعتوں کا
مکروہ ہونا ثابت کیا ہے ۔

یجوز صلوة المسلمین بعضهم خلف
بعض کما کان الصحابة والتابعون و
من بعدهم من الائمة الاربعة یصلی
بعضهم خلف بعض مع تنازعهم فی

نماز مسلمانوں کی ایک دوسرے کے پیچھے جائز ہے
چنانچہ صحابہ کرام اور تابعین اور انکے بعد کے
لوگ ائمہ اربعہ سے باوجود باہمی اختلاف مسائل
مذکورہ اور غیر مذکورہ میں نماز ایک دوسرے کے پیچھے

فیما تجب متابعۃ قبل یقعد تحقیقا للمخالفۃ لان الساکت شریک الداعی والاول اظہر دلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بالشفعویۃ وعلی المتابعۃ فی قراءۃ القنوت فی الوتر ھدایہ صفحہ ۵۹

اور ابو حنیفہ اور محمد کی دلیل یہ ہے کہ قنوت منسوخ ہے اور اس میں امام کی تابعداری واجب نہیں ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مخالفت ثابت کرے بیٹھ جاوے کیونکہ ساکت داعی کا شریک ہی اور پہلی بات اظہر ہے اس مسئلہ کی اس بات پر دلالت ہی کہ شافعی کے پیچھے اقتدار جائز ہے اور وتروں کی قنوت میں بھی اقتدار کرنی جائز ہو انہی عبارات پر عمل کرنے اور فساد مٹانیکے لیے علماء حنفیہ اور اہلحدیث دہلی ولاہور وغیرہ نے فتوی دیا ہے کہ ہر ایک فریق ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھے اور فساد سے باز آئے

نقل معاہدہ علماء اہلحدیث وفقہ مدخولہ عدالت کمشنری دہلی

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد چونکہ دہلی ودیگر امصار میں اکثر نافہم لوگوں نے مسائل فروعیہ میں تنازعات بے معنے برپا کرکے طرح طرح کے اشتہار ورسائل مشتہر کیے ہیں بارہا اشتہار اور رسائل ہماری نظر سے گذری ہر چند بطور خود اسکے انتظام وامتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آئے۔ اور خفیف امور پر نوبت بعداوت پہنچائی ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہل سنت والجماعت تقریراً اور تحریراً کہنے لگا اور باہم فساد وعناد بڑہتا گیا اور یہاں کے فساد سے اور بلاد وقصبات میں بھی نزاع وتکرار بین المسلمین واقع ہوئی اور نوبت بفوجداری پہونچی حالانکہ یہ اختلاف سلف صالح سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام میں فروعی مسائل میں اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے ان حضرات میں بغض وعناد وفساد نہ تھا ایک دوسرے کو خارج از اہل سنت والجماعت نہ سمجھتا تھا اور آپس میں محبت واتحاد تھا اور آج کل لوگ انہیں فروعی مسائل کے اختلاف کے سبب نااتفاقی حرمتوں میں مبتلا ہو رہے ہے

قول شاذ ذکره بعض المتاخرین علی روایة مکحول تفرد بهذه الروایة ولم یروها احد غیره فی ما نعلم ولم یکن مشهورا فی روایة فی المذهب ولم نجد له قولا ولا اختیارا ولم ینص احد من المشائخ علی صحة هذه الروایة وجعلناها نازل منزلة المجهول من الروایة ومن یکن بهذه المثابة لا یجوز العمل بروایته ومعلوم ان المکحول لم یکن من اهل القرون المعدلة ولم تشتهر روایته فی السلف لیقر علیها فلا یجب العمل بروایته بل لا یجوز حتی قال الاصولیون من اصحابنا ان روایة مثل هذا المجهول فی زماننا لا یعمل بها۔ الفوائد البهیه فی تراجم الحنفیه مصنفہ مولوی عبد الحی اللکھنوی

فان قنت الامام فی صلوة الفجر یسکت من خلفه عند ابی حنیفة و محمد رح وقال ابو یوسف یتبعه لانه یتبع لامامه والقنوت مجتهد فیه ولهما انه منسوخ ولا متابعة فیه ثم قیل یقف قائما لیتابعه

کیا ہے سوا انہوں نے بھی مکحول نسفی کی تقلیدًا کہا ہے اور ہماری دانست میں مکحول کے سوا یہ بات اور کسی نے نہیں کہی اور نہ وہ مذہب کی روایت میں مشتہر تھا اور نہ ہم اسکا کوئی قول اور اختیار پاتے ہیں اور نہ اپنے مشائخوں سے کسی کو پاتے ہیں کہ کسی نے اسکی روایت کو صحیح کہا ہو پس روایت کی لحاظ سے وہ مجہول ہے اور جو شخص اس مرتبہ کا ہو اس کی روایت پر عمل کرنا جائز نہیں اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ مکحول عدالت کے زمانوں سے نہ تھا اور نہ سلف میں اس کی روایت مشہور تھی تا کہ اسپر سہارا کیا جائے پس اس کی روایت پر عمل واجب بلکہ جائز بھی نہیں یہانتک کہ ہمارے مذہب کے اہل اصول نے فرمایا ہے کہ ہمارے زمانے میں ایسے مجہول کی روایت عمل کے لائق نہیں

پس اگر امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھے امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک مقتدی چپکا کھڑا رہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہ ہے کہ مقتدی بھی پڑھے کیونکہ وہ اپنے امام کا پیرو ہے اور قنوت اجتہادی مسئلہ ہے

مذکورے تحریر بتاریخ بست و ششم ماہ ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۹۹ھ ہجری

حسب اللہ بن حفیظ اللہ

حفیظ اللہ

رسول اللہ صلعم
محمد ابراہیم خان خادم
قاضی القضاۃ

منظور اللہ

محمد نذیر حسین سید

ابو محمد زین العابدین

محمد یعقوب

محمد علی السنی محمد غلام البرہان

محمد

حسن علی

واعظ
عاشق علی

محمد علاؤ الدین

محمد اسحاق

جناب علیخان بہادر روشن
حافظ محمد امیر الدین
قاسم
سنبراً لدولہ کفیض را

لطف حسین سید

محمدی السنی
محمد حمایت اللہ
جلیسرے

محمد یونس

عبداللہ
محمد سید اللہ

زشرف سید کونین
سید
شریف حسین

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مدرس مدرسۃ الاسلام مولوی
محمد عبدالرب صاحب واعظ دہلوی سلمہ آجکل
پنجاب یونیورسٹی لاہور مدرسہ اعلیٰ مدرس عربی ہیں

زمحمد عبد القادر
امیدوار

محمد عبدالرب

مولوی عبدالرب صاحب حنفی

ذوالثقلین محمد لطف حسین
خادم شریعت رسول

محمد عبدالحق

مولوی محمد عبدالحق مدرس مسجد فتحپوری

محمد جمیل

سید محمد امام
مسجد جہان

امام جامع مسجد دہلی حنفی

محمد زین العابدین محمد

رحیم بخش

محمد شاہ
ہست
دردو جہان

ابو سعید محمد حسین

مولوی محمد شاہ صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری مولف کتاب بدار الحق وبلاغ المبین
حدیث کے مقابل مشہور حنفی ہیں

ہیں کیونکہ ضد اور کینہ او غیبت اور عداوت اور فساد بالاتفاق حرام ہی جن مسائل مختلف فیہ ہیں اختلاف ہے وہ یہ ہیں۔ نجاست آب آمین بالجہر فی الصلوٰۃ رفعیدین فی الصلوٰۃ۔ رفع سبابہ و دیگر مسائل اختلافیہ بعض نے انکو حرام سمجھا اور بعض نے مثل ہو کردہ۔ غرضکہ جادۂ اعتدال ہی گذر گئے ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز میں طعن اور توہین سی پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت عدم مفسدات جائز ہے پس جو شخص کری اسکو منع نہ کیا جاوے اور اسکے پیچھے بلا شبہ نماز پڑھنی چاہیے اور جو نہ کرے اس پر اعتراض نہ ہوا اور فاعل افعال مذکورہ اسکے پیچھے نماز پڑہے اور آپس میں محبت و اتحاد رکھیں کوئی کسی کو برا اور بدمذہب نہ جانے مساجد میں کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف کا تہا اور عمل درآمد متقدمین کا رہا ہے عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر ہر ایک مسجد میں ہر ایک اپنی عمل بجالانیکا مجاز اور مختار ہے پس ہم سب اس بات کو اشتہار دیتی ہیں کہ ہر واعظ اپنی وعظ میں دلائل تکراری و مسائل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرمائیں البتہ وقت تدریس حدیث شریف اسکے دلائل اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اس کے دلائل بیان کیے جائیں اور طعن و تشنیع نہ کیا جائے علی ہذا القیاس ہر موقعہ تحریر پر سوائے دلائل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکہی جاوے اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب ایسی مضمون کی شائع کرے گا جسمیں مذہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی ہو اسکی تدارک کی حکام والاشان سی استدعا کی جائے۔ غرضکہ جو آفات و فسادات اشتہارات و رسائل اور تکرار امامت و اقتدا سے ہورہے ہیں انکا انسداد بخوبی ہونا چاہیے کہ آیندہ ایسی تنازعات پیدا نہ ہوں اور مسلمانوں کی قلب سی کینہ و عداوت بالکل جاتا رہی اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا دریافت کرنا منظور ہو اسکو اختیار ہی کہ خلاف وقت وعظ جس مولوی صاحب سے اسکو عقیدت ہو دریافت کرے اور یہ بہی اختیار ہی کہ کسی دوسری مولوی صاحب سے بہی دریافت کری لیکن بمنازعت و تکرار

الرفع لیس سنۃ مؤکدۃ یلام تارکھا الا ان ثبوتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وارجح واما دعوی نسخہ کما صدر عن الطحاوی مغترا بحسن الظن بالصحابۃ التارکین وابن الھمام والعینی وغیرھم من اصحابنا فلیست ببرھن علیھا بما یشفی العلیل ویروی الغلیل حاشیہ موطا امام محمد صفحہ ۹۰ مصنفہ مولوی عبدالحی لکھنوی

اور ایسا ہی ترک رفعیدین کا ابن مسعود سے ثابت ہے اور صحیح سندوں سے ہے جو حجت کو لایق ہیں پس اسوقت ہم اختیار کرتے ہیں کہ رفع یدین کرنا سنت موکدہ نہیں کہ اسکے تارک کو ملامت کی جاے لیکن ثبوت رفعیدین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر اور قوی دلیل سے ہے لیکن رفع یدین کی منسوخیت کا دعوی کرنا جیسے طحاوی نے اپنے مذہب والوں کی حسن ظنی پر فریفتہ ہوکر کیا ہے کہ وہ عدم رفع کے قائل ہیں اور جیسے ابن ہمام اور عینی نے اور انکے سوا اور ہمارے مذہب والوں نے رفع یدین کے منسوخ ہونیکا دعوی کیا ہے اسپر کوئی ایسی دلیل قائم نہیں کہ جو بیمار کو شفا بخشے اور پیاسے کی پیاس کو دور کرے

والحاصل ان الآثار والاخبار متعارضۃ فلا بد من الجمع بینہما بان یقال بسنیتہ کلا الامرین کما قال بعضہم وھو ظاھر او یترجح احد الجانبین (شرح مسند امام اعظم مصنفہ ملا علی قاری حنفی

اور حاصل یہ کہ اس مسئلہ میں روایات اور حدیثیں متعارض ہیں پس ضرور ہے کہ دو نو طرح کی روایات میں تطبیق کی جاوے اور ہر دو امر سنت ہیں اور یہ امر ظاہر ہے یا دونو وجہ سے ایک جانب کو ترجیح دی جاوے

پس چارہ نیست از قول بسنیت ہر دو فعل (شرح سفر السعادت مؤلفہ شیخ عبدالحق حنفی

دونوں طرف سے روایات کو نقل کرکے فرماتے ہیں بجز اس بات کے کہ دونوں طرح کے فعل کو سنت کہا جاے کوئی چارہ نہیں

عبارتیں کتب حنفیہ کی جن سے آمین بالجہر کہنا ثابت ہے فتدبر

ودر بعضے روایات بر فع بہا صوتہ آمدہ و این صریح است درجہر و در بعض روایات بجہر

بعض روایتوں میں یرفع بہا صوتہ آیا ہے یعنے آمین بآواز فرماتے اور یہ روایت آمین بآواز

دستخط — محمد عبد الرشید بقلم خود ولد مولوی عبد الحکیم

دستخط — ابو النعیم محمد عبد الحکیم لکھنوی عفی عنہ بقلم خود

دستخط — محمد سلیم اللہ بدایونی بقلم خود

دستخط — سید محمد اسمعیل عظیم آبادی بقلم خود

دستخط — قادر بخش عفی عنہ بقلم خود

دستخط — محمد عبد المجید بقلم خود مہتمم مدرسة القرآن لاعلاء کلمة الرحمن

تصدیق و دستخط جناب میجر جی گارڈن ینگ صاحب بہادر کمشنر دہلی دام اقبالہ مرقومہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء

signed and attested in my presence and approved by all (s. d.) G. G. Young. Commr 14/1/92

بلکہ ایک طرح سے تو نماز میں رفع یدین کرنا اور آمین بالجہر کہنی حنفی مذہب کا بھی مسئلہ ہے اور حنفی مذہب کو انصافاً اسپر عمل کرنا لائق ہے کیونکہ بعض معتبر و محقق علماء حنفیہ نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے کہ رفع یدین اور آمین بالجہر کی احادیث صحیح اور معمول بہا ہیں اور نیز فرمایا ہے کہ صحیح حدیث پر عمل کرنے سے مذہب سے بھی خارج نہیں ہوتا چنانچہ کتب فقہ سے یہ بات واضح ہے اسکا نمونہ کچھ یہاں بھی ذکر کیا جاتا ہے

عبارتیں کتب حنفیہ کی جنسے نماز میں رفع یدین کرنا ثابت ہے

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو منكبيه واذا كبر للركوع رفع يديه موطا امام محمد رح ص والقدر المتحقق في هذا الباب هو ثبوت الرفع وتركه كلاهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان رواة الرفع من الصحابة جم غفير ورواة الترك جماعة قليلة مع عدم صحة الطرق عنهم الا عن ابن مسعود وكذلك ثبت الترك عن ابن مسعود واصحابه باسانيد صحيحة بها فاذن نختار ان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے دونو کاندھوں تک دونو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کو جاتے تو دونو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے قدر متحقق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ رفع یدین اور عدم رفع یدین ہر دو امر رسول اللہ صلعم سے ثابت ہیں مگر صحابہ کرام سے راوی رفع یدین کے بڑی جماعت ہے اور عدم رفع کے راوی چھوٹی جماعت ہے معہذا بجز طریق ابن مسعود کے کل طریق ضعیف ہیں

صحیح اور مطابق ایک جماعت ائمہ مجتہدین و محدثین کے کیا مارنا حرام ہے مارنیوالا قابل مواخذہ
ہے مجموعۃ الفتاوی ص۱۱۳

ہمارے کتب حنفیہ کی جنسی تقلید شخصی اور معین مذہب کا لازم پکڑنا ثابت نہیں

ظیر ھذا ما قال لہ العلامۃ البیری فی اول
رح علی الاشباہ عن شرح الھدایۃ لابن شحنۃ
صہ اذا صح الحدیث وکان علی خلاف المذھب
ل بالحدیث ویکون ذلک مذھبہ و لا یخرج
لد عن کونہ حنفیا بالعمل بہ وقد صح عنہ
قال اذا صح الحدیث فھو مذھبی وقد حکی
ک ابن عبد البر عن ابی حنیفۃ وغیرہ من
ئمۃ ونقلہ ایضا الامام الشعرانی عن
ئمۃ الاربعۃ (شامی جلد اول ص۴۶)

ایسا ہی فرمایا ہے علامہ بیری نے اشباہ کی شرح میں ہدایہ
کی شرح مصنفہ ابن شحنہ سے اور تصریح کی ہے کہ
جب حدیث صحیح ملجاوے اور وہ مذہب کے مخالف
ہو تو اسوقت حدیث پر عمل کرنا چاہیئے اور یہ اس
کا مذہب ہوجاتا ہے اور اسکا مقلد حنفی ہونے
سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ امام سے صحیح ہوا ہے
کہ فرمایا جب حدیث صحیح ملجاوی وہی ہمارا مذہب ہے
اور تحقیق نقل کیا ہے اس قول کو ابن عبد البر نے
ابو حنیفہؒ سے اور دیگر ائمہ سے اور نیز نقل کیا ہے اس
ل کو امام شعرانی نے ائمہ اربعہ سے

یا علامہ عبد العلی بحر العلوم حنفی نے شرح مسلم الثبوت میں لا یجب الاستمرار ویصح الانتقال وھذا
الحق الذی ینبغی ان یؤمن ویعتقد بہ اور کہا علامہ ابن ہمام حنفی نے تحریر میں لو التزم مذھبا معینا
ح حنیفۃ والشافعی فقیل یلزمہ قیل لا وھو الاصح الخ علامہ شرنبلالی حنفی نے عقد الفرید میں لیس
ا التزام مذھب معین اور یہی مختار ہے علامہ محمد عبد العظیم حنفی مفتی مکہ و شاہ ولی اللہ صاحب و
ہ عبد العزیز صاحب و ابن حاجب و سید بادشاہ و قاضی ابو عاصم کا (مجموعۃ الفتاوی صفحہ ۲۴۲)

از یں آیت معلوم شد کہ بعد از وضوح دلائل و سطوع براہین تقلید باطل ست زیرا کہ اتباع ہوی بعد
مجی علم ست (تفسیر عزیزی جلد اول صفحہ ۴۳۰)

بآ المسجد آمده و در بعض آنکه در صف اول نزدیک بوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مے بودمی شنید ازینجا تطبیق کردہ اند میان حدیثین خفض وجہر باآنکہ مراد بخفض عدم قرع عنف است وبجہر وے صورت زیرا کہ ایں موجب ارتجاج صوت است چنانکہ مشاہدہ کردہ میشود وظاہر عمل برفعل ہر دو صورت است تارۃً فتارۃً (شرح سفر السعادت مولفہ شیخ عبدالحق حنفی دہلوی ۵۲)

کہنے کی تصریح ہے اور بعض روایتوں میں یرتج المسجد آیا ہے یعنے آمین ایسی پکار کر کہتے کہ مسجد گونج جاتی اور بعض روایات میں ہے کہ اول صف کے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمین کی آواز سنتے اسلیے بعض نے آمین بالجہر اور حنفیہ کی احادیث میں اس طور سے تطبیق دی ہے کہ خفیہ سے با آواز نرم کہنا اور جہر سے باآواز بلند مراد ہے کیونکہ اس سے آواز میں گونج پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ یہ امر مشاہدہ میں آچکا ہے اور اس امر کو ہر دو فعل پر حمل کرنا جائز ہے یعنے گاہے چنیں گاہے چناں کبھی فرماتے کبھی آہستہ۔

ولو کان لی فی ھذا شئی لرفقت بان روایۃ الخفض یراد بھا عدم القرع العنیف وروایۃ الجہر بمعنے قولھا فی زیر الصوت وذیلہ یدل علی ھذا ما فی ابن ماجۃ کان علیہ الصلوۃ والسلام اذا تلی غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من صف الاول فیرتج بھا المسجد وارتجاجہ اذا قیل فی الیم فانہ الذی یحصل عند دوی کما بنا ھذہ فی المساجد (فتح القدیر شرح ھدایہ جلد اول ص ۱۲۱)

اور اگر اس میں کچھ مشورت ہو تو میں دونوں طرح کی روایتوں میں اس طرح سے موافقت کرتا ہوں کہ خفیہ آمین نرم آواز سے اور بالجہر اچھے آواز سے کہنا مراد ہے اور انہیں پر حدیث دلالت کرتی ہے جو ابن ماجہ میں مذکور ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے آمین کہتے کہ پہلی صف کے لوگ سن لیتے پس آمین کی آواز ولرزہ سے مسجد گونج جاتی اور گونج آواز کی اسوقت ہوتی ہے جب گنبذ جیسی جگہہ میں آواز ہو کیونکہ اس سے گونج پیدا ہوتی ہے جیسا مسجدوں میں مشاہدہ کیا جاتا ہے آمین بالجہر کہنے والے کو کہ جس نے ایک فعل ہو اتفاق ہیئت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

مسلمان بچوں کی تعلیم کے لیے

سلسلہ کتب اسلام

L2095

مصنفہ فاضل اجل عالم بے بدل مولانا مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم و مغفور

اردو قاعدہ جس میں علاوہ مفردات و مرکبات الفاظ کے نصیحت آمیز فقرات درج کیے گئے ہیں قیمت صرف ایک پیسہ

اسلام کی پہلی کتاب معہ فرہنگ۔ ذات و صفات باری تعالےٰ اور پیغمبروں جنوں۔ فرشتوں قیامت وغیرہ کے بیان ہیں۔ الغرض اسلام کے کل اصول اس کتاب میں درج کیے گئے ہیں قیمت ایک آنہ ایک پیسہ ۵ر

اسلام کی دوسری کتاب معہ فرہنگ اس کتاب میں نماز روزہ۔ طہارت۔ اعتکاف وغیرہ کے متعلق ۴۸ باب لکھے گئے ہیں قیمت صرف دو آنے ۲ر

اسلام کی تیسری کتاب معہ فرہنگ اس کتاب میں۔ حج زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق۔ عدت۔ وغیرہ کے متعلق ۴۶ باب لکھے گئے ہیں قیمت صرف دو آنے چھ پائی ۱۲ر

اسلام کی چوتھی کتاب خرید و فروخت۔ تجارت۔ زراعت۔ مشترکات۔ وقف۔ نذر۔ قصاص۔ دیت۔ فرائض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں قیمت ۳ر

اسلام کی پانچویں کتاب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین و صحابہ کے خطوط اور انکے کفار سے جنگ و جدل اور فتوحات وغیرہ درج ہیں قیمت ۶ر

اسلام کی چھٹی کتاب اس میں پہلے تو قرآن شریف کی دعائیں ایک جگہ جمع کی گئی ہیں بعدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں قیمت ۶ر

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں نماز روزہ زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی و ترہیبی مسائل درج کیے گئے ہیں جو ۱۰۲ باب میں بیان ہوئے ہیں قیمت ۶ر

اسلام کی آٹھویں کتاب اس کتاب میں حج۔ نکاح۔ جہاد و بیع شرائے کے مسائل و طعام۔ لباس۔ قضا۔ حدود۔ بر و ادب کی ترغیب کے متعلق ۱۱۸ باب ہیں قیمت ۶ر

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت زہد اللہ کے ڈر۔ تقویٰ۔ توکل۔ صبر۔ وصیت اور قیامت دیدار الٰہی بہشت۔ دوزخ عذاب قبر کے متعلق ایک سو سے زیادہ باب درج ہیں قیمت چھ آنہ چھ پائی ۶ر

اسلام کی دسویں کتاب یہ کتاب زمانہ قدیم و جدید کی جامع تواریخ ہے حضرت آدم سے لیکر اس زمانے تک کل ملکوں اور کل مذہبوں کے متعلق تاریخی حالات ۲۱۲ باب درج ہیں اور ایک ایک باب میں کئی کئی بادشاہوں کا حال ہے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اسلام کی گیارہویں کتاب اس میں اسلام کے کل اصول مدلل و مفصل ہیں اور مخالفین کے جوابات کے متعلق طول طویل ۶۸ بحثیں درج ہیں چنانچہ ثبوت وجود باری تعالےٰ کے متعلق ۱۰۳ دلائل دیے گئے ہیں قیمت ایک روپیہ عہ

اسلام کی بارہویں کتاب اس کتاب میں مسائل طہارت اوقات نماز کے متعلق ۱۰۲ بحثیں درج ہیں قیمت ایک روپیہ عہ

اسلام کی تیرھویں کتاب اس کتاب میں [illegible]

المشتہر عبد الرحیم و عبد الرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہور بازار کشمیری